۲/۲ 99/1757 3623

بسم اللہ الرحمن الرحیم :

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلے میں کہ مشترک کاروبار میں تین شرکاء ہیں اور ایک منڈی میں کاروبار کرتے ہیں اور وہ منڈی ان تین شرکاء میں سے کسی ایک کی ملکیت میں ہے تو کیا یہ منڈی کا مالک باقی دو شرکاء پر یہ منڈی کرایہ سے شمار کر سکتی ہے یعنی ان سے اس منڈی کا کرایہ لے سکتا ہے بعض عبارات سے تو اسکا جواز معلوم ہوتا ہے جیسے ھندیہ میں (ص ۴۵۷ ج ۴) پر۔ لیکن بعض سے عدم جواز معلوم ہوتا ہے جیسے خانیہ علی ھامش ھندیہ میں (ص ۳۲۲ ج ۲) پر۔ مفتی بہ قول بتاکر جواب سے ممنون فرمائے۔

المستفتی: مولوی بسم اللہ جمن ضلع قلعہ عبداللہ بلوچستان

موبائل نمبر: 03138628755

(دونوں عبارات ورقہ کی پشت پر ملاحظہ فرمائیں)

وضاحت:۔ پہلے ایک کاروبار مشترک شروع کیا گیا، پھر اس کیلئے منڈی کرایہ پر حاصل کر لی گئی جو ایک شریک سے ...

دار الافتاء
نمبر ۹/۱۷۹۹

(جواب منسلک ہے ....)

JCC28

دار الافتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

صورتِ مسئولہ میں ایک شریک کا مشترک کاروبار کیلئے اپنی مملوکہ جگہ فراہم کرکے شرکت کے مال سے اس کا کرایہ وصول کرنا جائز ہے۔ کیونکہ جس طرح شرکت میں ایک شریک کا بذاتِ خود عمل کرکے اس کی اُجرت لینے کو جائز قرار دیا گیا ہے، اسی طرح اگر ایک شریک خود عمل کرنے کے بجائے اس شرکت کے کاروبار کیلئے اپنی مملوکہ جگہ فراہم کرکے اس کی اُجرت لیتا ہے، تو یہ بھی جائز ہے۔

اور جہاں تک فتاویٰ قاضیخان کی اُس عبارت کا تعلق ہے، جس سے عدمِ جواز سمجھا گیا ہے، اُس عبارت کا سوال میں ذکر کردہ صورتِ مسئلہ سے تعلق نہیں ہے، بلکہ اُس میں مذکورہ مسئلہ کی صورت الگ ہے۔

اُس میں ذکر کردہ مسئلہ کی صورت یہ ہے کہ کسی نے اپنی دکان دوسرے کو کرایہ پر دی اور فوراً بعد اسی دکان میں مستاجر کے ساتھ مشترک کاروبار شروع کردیا تو موجر کے لئے مستاجر سے کرایہ داری کے معاملے کی بناء پر اجرت لینا جائز ہے یا نہیں؟ اس بارے میں قاضیخان کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ موجر کیلئے مستاجر کے ذمے اجرت واجب ہی نہ ہوگی کیونکہ موجر کیلئے مدتِ اجارہ میں تخلیہ ضروری ہے، یعنی اس دوکان سے اپنا عمل دخل بالکل ختم کرکے مدتِ اجارہ میں مستاجر کے سپرد کرنا ضروری ہے مگر مذکورہ صورت میں موجر نے مستاجر کے ساتھ اُسی دوکان میں مشترک کاروبار شروع کردیا، جس سے عقدِ اجارہ متاثر ہوا، کیونکہ شرکت میں ہر شریک کا عمل دوسرے شریک کیلئے بھی ہوتا ہے، تو مذکورہ صورت میں مستاجر شریک کا عمل موجر کیلئے بھی ہوگا، لہٰذا مستاجر اس دوکان میں مکمل طور پر اپنی ذات کیلئے عمل نہیں کرسکے گا، جسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ اجارہ پر لی گئی دکان پر موجر کی جانب سے مستاجر کیلئے تخلیہ فوت ہو جائیگا، اور یہ عقدِ اجارہ کے مقتضیٰ کے خلاف ہے، اس بناء پر قاضیخان میں اس کرایہ داری کے معاملے کو ناجائز قرار دیا گیا ہے۔ اسی لئے قاضیخان کی عبارت میں یہ صراحت ہے کہ شرکت سے پہلے کچھ وقت نہ گزرا ہو۔

فتاویٰ قاضیخان میں ذکر کردہ صورت میں ایک خرابی یہ بھی پائی جارہی ہے کہ دوکان کا استعمال تو مشترک کاروبار کیلئے ہو رہا ہے، جبکہ دوکان کا کرایہ صرف ایک شخص (مستاجر) ادا کر رہا ہے، اس لئے اس صورت کو ناجائز قرار دیا ہے۔

جبکہ ہمارے مسئلہ میں ایسی کوئی خرابی نہیں پائی جارہی۔ بلکہ پہلے مشترک کاروبار شروع کیا گیا ہے، اُس کے بعد ایک شریک کی جگہ کو اس مشترک کاروبار کیلئے اجرت پر لیا گیا ہے، یعنی ابتداءً اجارہ کا انعقاد ہی مشترک کاروبار کیلئے ہوا ہے، لہٰذا اس میں تخلیہ کے فوت ہونے کا کوئی احتمال نہیں ہے، اسی طرح اس اجارہ میں چونکہ اجرت مشترک کاروبار سے ادا کی جاتی ہے، اسلئے اجرت بھی کسی ایک شریک پر نہیں، بلکہ سارے شرکاء پر ان کے حصوں کے تناسب سے آتی ہے۔

.J0C30

بدائع الصنائع، دارالكتب العلمية (4/ 190)

إذا كان بين اثنين طعام فاستأجر أحدهما صاحبه على أن يحمل نصيبه إلى مكان معلوم والطعام غير مقسوم فحمل الطعام كله أو استأجر غلام صاحبه أو دابة صاحبه على ذلك؛ أنه لا تجوز هذه الإجارة عند أصحابنا......ولنا أنه أجر ما لا يقدر على إيفائه لتعذر تسليم الشائع بنفسه فلم يكن المعقود عليه مقدور الاستيفاء وإنما لا يجب الأجر أصلا؛ لأنه لا يتصور استيفاء المعقود عليه إذ لا يتصور حمل نصف الطعام شايعا ووجوب أجر المثل يقف على استيفاء المعقود عليه ولم يوجد فلا يجب بخلاف ما إذا استأجر من رجل بيتا له ليضع فيه طعاما مشتركا بينهما أو سفينة أو جوالقا أن الإجارة جائزة؛ لأن التسليم ثمة يتحقق بدون الوضع بدليل أنه لو سلم السفينة والبيت والجوالق ولم يضع وجب الأجر وههنا لا يتحقق بدون العمل وهو الحمل والمشاع غير مقدور الحمل بنفسه،.....والأصل فيه أن كل موضع لا يستحق فيه الأجرة إلا بالعمل لا تجوز الإجارة فيه على العمل في الحمل مشتركة وما يستحق فيه الأجرة من غير عمل تجوز الإجارة فيه لوضع العين المشتركة في المستأجر وفقه هذا الأصل ما ذكرنا أن ما لا تجب الأجرة فيه إلا بالعمل فلا بد من إمكان إيفاء العمل، ولا تمكين من العين المشتركة فلا يكون المعقود عليه مقدور التسليم فلا يكون مقدور الاستيفاء فلم تجز الإجارة وما لا يقف وجوب الأجرة فيه على العمل كان المعقود عليه مقدور التسليم والاستيفاء بدونه؛ فتجوز الإجارة. ....والله سبحانه وتعالى اعلم

سلمان احمد عفا الله عنہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

١٠/رجب المرجب/١٤٣٧ھ

18/اپریل/2016ء

الجواب صحیح

بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح